فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

فضائل و مسائل
قربانی

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی ایم اے اسلامیات

ادارہ نجم الھدیٰ للبنات
پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد فون: 0300 6661755

نَحمَدہٗ وَنُصَلِّی علٰی رَسولہِ الکَرِیم
اما بعد
فَاعوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشیطٰن الرجیم
بِسمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم
فصل لربک وانحر

محترم قائین کرام!

☆ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے صاحب نصاب کیا اور اس کے ساتھ دین کے احکام بجالانے کی توفیق بھی دی۔ جملہ احکام میں صاحب نصاب کے لیئے عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانور کی قربانی دینا بھی واجب ہے۔

☆ دیکھنے میں آیا ہے کہ آج کے دور میں ایک یہ رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ صاحب نصاب قربانی کرنے کی بجائے جانور کی جو رقم بنتی ہے اسے خیرات کرنے لگ گئے ہیں اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ایسا کرنے سے قربانی کا فریضہ ان کی طرف سے ادا ہو گیا ہے۔ یہ شریعت کے احکام کے خلاف ہے۔

☆ قربانی سنت ابراہیمی ہے۔ جسے محبوب دو جہاں ﷺ نے ادا کیا اور اپنی امت کو بھی اس کے ادا کرنے کو فرمایا۔ اس سنت مطہرہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے متواتر تین دن یہ خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے رہا ہے کہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خدا کی راہ میں قربان کر دو۔ (شریعت کے علم کی ناواقفیت کی وجہ سے کچھ لوگ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ ایسے خواب پر عمل کرنا کہاں تک درست ہے! انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ انسانوں میں نہایت برگزیدہ ہے اور وہ معصوم ہوتے ہیں۔ ان کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔) آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تمھیں اللہ کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں۔ پیارے بیٹے اب تم اپنی رائے سے مجھے آگاہ کرو۔"

☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ "آپ اللہ کے حکم کی تعمیل کریں۔ انشاء اللہ آپ مجھے ذبح ہونے میں صابر پائیں گے۔"

☆ چنانچہ آپ بیٹے کو صحرا کی جانب لے گئے اور منیٰ کے مقام پر پہنچ کر حضرت اسماعیل

علیہ السلام کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔ پیشانی کے بل لٹا کر ذبح کرنے ہی لگے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آواز آئی۔ "اے ابراہیم! تم نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے خواب کو سچ کر دکھایا۔ اب تم اپنے بیٹے کی بجائے مینڈھا ذبح کرو۔ آپ نے اپنے پاس مینڈھے کو دیکھا۔ یہ روایت ہے کہ مینڈھا حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس کو ذبح کیا۔ آپ کی یہ سنت آج تک بفضلہ تعالیٰ امت محمدی ﷺ میں مسلسل ہر سال ادا کی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیث شریف بھی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا ہربال کے بدلے ایک نیکی۔ عرض کیا اور اون یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا۔ اور اون کے ہربال میں ایک نیکی

☆ راقم کا کچھ لوگوں سے وقتاً فوقتاً رابطہ ہوتا رہتا ہے۔ انہیں رابطوں میں بعض لوگوں نے دوران گفتگو ذکر کیا کہ وہ تو قربانی کرنے کے بجائے جانور کی قیمت کے برابر رقم غریبوں میں خیرات کر دیتے ہیں۔ میں بحث کا قائل نہیں کیونکہ اکثر بحث برائے بحث ہو کر رہ جاتی ہے اور کج بحثی شیطان کا کام ہے۔ اس کا نتیجہ کبھی خوشگوار نہیں نکلتا۔

☆ حق بذات خود بہت بڑی طاقت ہے۔ جن قلوب میں سعادت ہے۔ انہیں اس کو قبول کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ لہٰذا اس بندہ عاجز نے بھی ان حضرات کے سامنے دینی و دنیاوی لحاظ سے حقائق پیش کیے اور یہ حسن اتفاق ہے اور میری خوش قسمتی بھی کہ جن سے میرا رابطہ ہوا، ان حضرات کو میں نے خوش اخلاق، خدا ترس اور سلیم القلب پایا اور گفتگو ختم ہونے پر انہوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے یہ فعل کسی بدنیتی یا حکم عدولی کے طور پر نہیں کیا بلکہ اپنی دانست کے مطابق ایسا کرنے میں کچھ حرج نہ سمجھا۔ نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے اس فعل -یعنی جانور کی قیمت کی رقم خیرات کرنے کو) زیادہ فائدہ مند سمجھا اور بدقسمتی سے قربانی کو فائدہ سے خالی اور ایک فرسودہ رسم سمجھا اور اس میں انہیں صرف جانوں اور گوشت کا ضیاع نظر آتا۔

☆ چنانچہ جب بھی موقع آیا۔ ایسے حضرات کے سامنے قربانی کا پس منظر بیان کرتا رہا اور یہ بھی بتاتا رہا کہ رقم ادا کرنے سے خیرات تو ہو جاتی ہے مگر سنت ابراہیمی کسی طرح بھی ادا نہیں ہوتی اور اصل مقصد اس دن سنت ابراہیمی کی یاد تازہ کرنا ضروری ہے۔ رقم ادا

کرنے سے سنت کسی طرح بھی ادا نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے' اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یاد رکھیں بعض دفعہ آپ کو ایسے احکام بھی ملیں گے جو بادی النظر میں عقل و فہم کے خلاف معلوم ہوں گے۔ ایسی صورت میں ہمیشہ کسی مستند عالم دین یا شیخ طریقت سے رجوع کریں وہ انشاء اللہ صحیح رہنمائی فرمائیں گے اور مسئلہ کے سمجھنے میں بھی کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

☆ اسلام اللہ کا دین ہے اور جب کوئی شخص ایمان لاتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور جب تک مسلمان رہتا ہے وہ اس معاہدے کی ہر شق کا پابند ہے اسے یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنی پسند یا سہولت کو دیکھتے ہوئے کسی شق کو نظر انداز کر دے یا کہے کہ میں نہیں مانتا اور جو اس کو سہل اور آسان نظر آئے۔ صرف اسی پر عمل کرے۔ اگر ایک شخص فوج میں کمیشن کے لیئے منتخب ہو جاتا ہے۔ ٹریننگ شروع ہوتی ہے۔ وہ ٹریننگ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں ڈرل مجھے پسند نہیں۔ اس لیئے میں یہ نہیں کروں گا۔ اس پر اس کے خلاف انضباطی کاروائی ہوگی اور مناسب سزا دی جائے گی اگر پھر بھی باز نہ آیا تو فوج سے نکال دیا جائے گا۔

☆ اسی طرح کسی مسلمان کو یہ اختیار نہیں کہ جب تک وہ مسلمان ہے۔ وہ اللہ کے حکم کو محبوب کریم ﷺ کے حکم کو نہ مانے یا سنت پر عمل پیرا نہ ہو۔ قطع نظر اس کے کہ یہ دینی حکم ہے۔ اس کی دنیاوی فائدے بھی ہیں اور فائدے بھی ٹھوس اور اس سے گوشت کا اور جانوروں کی جانوں کا کوئی زیاں نہیں ہوتا۔

☆ یوں تو ہم زیاں ہر روز نہایت بے رحمی سے کر رہے ہیں۔ روزانہ دنیا میں کتنے جانور ذبح ہوتے ہیں اور پاکستان میں تو ناغہ کے باوجود بھی ان دنوں گوشت خوب کھایا جاتا ہے۔ اس لیئے کہ جدید دور میں اس مقصد کے لیئے ریفریجریٹرز میں گوشت محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

☆ انسان اپنے نفس کی خواہش کی تکمیل کے لیئے تو اس قدر جانوروں کی جان لیتے ہیں کہ کوئی شمار نہیں لیکن ۳۶۵ دنوں میں صرف تین دن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیئے جانور قربان کیئے جائیں تو وہ جانوروں کی جانوں کا زیاں سمجھا جاتا ہے۔ غور فرمائیں! ہر شخص قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اس لیئے ایام قربانی (۱۰'۱۱' ۱۲ ذی الحجہ) میں بھی صرف صاحب نصاب ہی قربانی کرتے ہیں۔ ان کی تعداد محدود ہے۔ قربانی تو در حقیقت رحمت بھی

ہے اور نعمت بھی۔ اگر دین سے لگاؤ اور محبت ہے تو قربانی کے ہر مرحلے پر انسان اس کا (اور روحانی لطف کا) احساس بھی کرتا ہے اور اگر صرف مجبوراً رسم ادا کرتا ہے تو وہ ان اسرار سے محروم رہتا ہے۔

☆ آج کا دور مشینی دور ہے۔ اس میں کسی چیز کو ضائع نہیں ہونے دیا جاتا۔ زمانے کی رفتار انتہائی تیز ہے۔ ہوائی جہاز کی وجہ سے فاصلے ختم ہو چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا ایک شہر کی طرح ہے اور سارے ممالک' فاصلے کے لحاظ سے اس گلی کوچوں کی حیثیت رکھتے ہیں اور ساری انسانیت ایک کنبہ ہو گئی ہے۔ حج کے موقع پر لاکھوں جانوروں کی قربانی ہوتی ہے مگر آن واحد میں گوشت مختلف ممالک میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سعودی عرب سے ہر سال پاکستان کو اس کے افغان پناہ گزینوں کے لیئے گوشت بذریعہ ہوئی جہاز چند گھنٹوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ وہاں تو آنتیں تک ضائع نہیں ہونے دی جاتیں۔

☆ اگر غور سے تجزیہ کریں تو یہ لوگوں کی روزی کا ذریعہ بھی ہے۔ اس طرح کہ ایک کثیر تعداد اس نیت سے جانور پالتی ہے کہ بقرہ عید کو انہیں بیچا جائے اور اس طرح سال کے اخراجات کے لیئے یا چند مہینوں کے اخراجات کے لیئے رقم حاصل کی جائے۔ جیسے تجارت کے دوسرے شعبے ہیں۔ یہ بھی تجارت کا ایک شعبہ ہے۔ جانوروں کی کھالیں بھی فروخت کر کے متعلقہ کارخانوں میں پہنچائی جاتی ہیں اور ان کی مصنوعات تیار کر کے پوری دنیا میں بھیجی جاتی ہیں۔ جن سے قیمتی زرمبادلہ بھی حاصل ہوتا ہے۔

☆ صاحب نصاب قربانی کرتا ہے لیکن وہ تمام گوشت کا مالک نہیں ہوتا۔ اسے تمام گوشت کے تین برابر وزن کے حصے کرنا ہوتے ہیں۔ ایک حصہ اپنے لیئے' ایک حصہ اپنے عزیز و اقارب کے لیئے اور ایک حصہ خیرات کے لیئے۔

☆ میرے علم میں ایسے مفلوک الحال لوگ ہیں کہ جو اپنے کنبے کے لیئے مہینے میں دو تین بار گوشت لاتے تو ہیں مگر کثیر التعداد کنبہ ہونے کی وجہ سے ہر فرد کو ایک بوٹی سے زیادہ کبھی میسر نہیں ہوتی اور جی بھر کے گوشت کھانے کو ترستے رہتے ہیں۔

☆ عید قربان والے روز ایسے مستحق لوگوں کو جب مختلف جگہوں سے گوشت ملتا ہے تو وہ جمع کر کے کئی روز تک خوب کھاتے ہیں اور جب ختم ہو جاتا ہے تو اگلی عید قربان کے لیئے آس لگا لیتے ہیں۔

☆ جو حصہ عزیز و اقارب کو دیا جاتا ہے' اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اس سے کھ...

گوشت کی فراوانی ہو جاتی ہے۔ معاشرے کی ہر سطح کے لوگوں کے اپنے طور طریقے ہوتے ہیں۔ وہ باری باری اپنے طریقہ سے دعوت کا جشن مناتے ہیں۔ ہر ایک اپنے پندرہ بیس عزیز و اقارب کو مدعو کرلیتا ہے۔ اس میں بعض دفعہ بڑی نیکی کی بات ہوتی ہے کہ جن لوگوں سے مخالفت یا رنجش ہوتی ہے ان کو بھی مدعو کرلیا جاتا ہے۔ اس سے رنجش دور ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے بیشمار واقعات بندہ نے دیکھے۔ اس کے علاوہ مل بیٹھنے اور اپنے اپنے مسائل حل کرنے کے لیئے بھی یہ بہت خوب موقع مل جاتا ہے اور قربانی کا گوشت بھی احسن طریقے سے خرچ ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے موقعوں پر بڑے بڑے مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں کیونکہ ماحول انتہائی خوشگوار ہوتا ہے۔ طبیعتوں میں شگفتگی ہوتی ہے اور محبت میں فراوانی ہوتی ہے۔

☆ قربانی کے گوشت کا جو اپنا حصہ ہے اسے جتنا خرچ ہو سکے' کیا جائے پھر بھی اگر گوشت بچ جائے تو اسے بچا کر محفوظ کیا جائے اور بعد میں کھایا جائے اس میں کوئی ممانعت نہیں۔

☆ جانور کی کھال یتیم خانے یا کسی نادار کو دی جا سکتی ہے۔ اسی طرح یتیم خانوں اور دینی اداروں کو ہزاروں کھالیں دی جاتی ہیں اور انہیں ہر سال نہایت ہی معقول آمدنی ہو جاتی ہے۔ اگر یہ لوگ ویسے چندہ مانگنے جائیں تو جو ان کے ساتھ سلوک ہوتا ہے وہ ہم سب کو معلوم ہے۔ عید قربان کے موقع پر ان اداروں کو عزت و وقار اور آسانی کے ساتھ مالی امداد کھالوں کی شکل میں مل جاتی ہے۔

☆ اب رہا سوال غلاظت کا تو اس دن خاکروبوں کے بھی وارے نیارے ہوتے ہیں۔ وہ اس موقع پر صفائی کی علیحدہ معقول رقم معاوضے کے طور پر طلب کرتے ہیں۔ رقم ملتی ہے' صفائی فوراً ہو جاتی ہے۔ ان غریبوں کی بھی قسمت جاگ اٹھتی ہے۔ خوشی کا دن ہوتا ہے۔ صفائی کی خاطر چار پیسے زیادہ دینے سے طبیعت پر گرانی محسوس نہیں کرنا چاہیے۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وسلم دس (۱۰) برس مدینہ شریف میں رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال قربانی کرتے رہے۔ قربانی کی اہمیت کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے اپنی آل کی طرف سے ایک جانور اور اپنی امت کی طرف سے دوسرا جانور قربان کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ وہ ایک جانور راحت جاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی کیا کریں۔

آپ دو (۲) جانوروں کی قربانی کرتے۔

☆ آج بھی بے شمار محبت رسول ﷺ سے سرشار ہو کر ایک یا بعض اس سے بھی زیادہ تعداد میں جانوروں کی قربانی محبوب کریم ﷺ کی طرف سے دیتے ہیں۔ ماشاء اللہ و سبحان اللہ۔

☆ بعض اصحاب قربانی کے لیئے خریدے ہوئے دنبوں کو دلہن کی طرح سجایا کرتے ہیں اور وہ انہیں خود نہلاتے' دھلاتے اور غذا کھلاتے ہیں۔ بعض تو بہت پیار سے اور بڑی عمدہ غذا کھلاتے ہیں۔ حتیٰ کہ مٹھائی تک بھی کھلاتے ہیں اور یہ گمان ہوتا ہے کہ اس محبت کی وجہ سے شاید یہ اس جانور کی قربانی نہیں کریں گے مگر الحمد للہ' اللہ کی رضا کے لیئے وہ اسے قربان کر دیتے ہیں۔ کچھ اللہ کے پیارے' جب قربانی کے جانور خریدنے جاتے ہیں' ان کے چہرے نور ایمانی چمکتے ہیں۔ آپ ان کے جوش و خروش کو دیکھیں' کیا محبت کا جذبہ ہوتا ہے اور جب ان کی مرضی کے مطابق عمدہ جانور مل جاتا ہے تو پھر ان کی خوشی کا عالم ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ یہ لوگ جب جانور لے کر گھر لوٹتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا معرکہ فتح کر کے گھر آئے ہیں۔

☆ ان لوگوں کو جانوروں سے محبت اور خاصا لگاؤ ہو جاتا ہے اور جس دن وہ جانور اپنے ہاتھ سے (یا کسی اور کے ہاتھ سے یعنی قصاب وغیرہ کے ہاتھ سے) ذبح کرتے ہیں تو اکثر جذبہ محبت میں رو پڑتے ہیں یہ حقیقی عبدیت کا جذبہ ہے۔ یہی سنت ابراہیمی کی جان ہے اور باعث تقویت ایمان ہے۔ ورنہ روزانہ قصائی بھی جانور ذبح کرتے ہیں اور کوئی احساس نہیں ہوتا۔

☆ دراصل جب انسان خود جانور پال کر یا کچھ دن اپنے پاس رکھ کر اس سے لگاؤ پیدا کرتے ہوئے جانور کے گلے پر ذبح کرنے کے لیئے چھرے پھیرتا ہے تو اسے اس کی جدائی کا افسوس ہوتا ہے۔ یہی دراصل وہ جذبہ' تقویٰ اور محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے۔ ورنہ ذات الٰہی ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گوشت پوست اور خون نہیں پہنچتا اور نہ اس کی وہاں ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں تقویٰ پہنچتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولکن ینالہ التقوی منکم۔

☆ اگر درد محبت کی بات نہ ہوتی اور صرف حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبیحہ کی بات ہوتی تو اس کام کے لیئے کسی اور کو حکم دیا جا سکتا تھا مگر درحقیقت اللہ تعالیٰ کو حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی اس محبت کی آزمائش مقصود تھی جو انہیں اللہ کریم سے تھی اور چونکہ اولاد کی محبت والدین پر غالب رہتی ہے۔ لہٰذا اسی محبت کی آزمائش کی گئی۔ محبت دوئی برداشت نہیں کر سکتی اور اس آزمائش سے مختلف پیغمبر علیھم السلام بھی گذر چکے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بے حد چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی جدائی میں مبتلا کر دیا کہ بینائی کھو بیٹھے اور محبوب کریم ﷺ کو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بے پناہ محبت تھی ایک شہزادے کو زہر دے کر شہید کر دیا گیا اور دوسرے شہزادے کو کربلا میں بے دردی سے شہید کیا گیا۔ محبت کی باتیں سمجھنے کے لئے دل میں درد اور خلوص کی ضرورت ہوتی ہے۔ محبت سے پیش کیئے ہوئے نذرانے کا بارگاہ رب العزت میں بہت اعلیٰ مقام ہے اور سچ پوچھیں تو محبت ایمان کا ایک اعلیٰ جزو ہے۔ بغیر محبت کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔

☆ قربانی کے پس منظر میں ایک حسین ---- روح پرور ----- دلکش ----- بے نظیر ----- نکتہ سنج ----- بہار آفریں داستان محبت ہے اللہ رب العزت کے برگزیدہ ----- جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام محو استراحت ہیں خواب کے رنگ میں حکم الٰہی آپ کے قلب اطہر پر نازل ہو رہا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ اپنے فرزند جلیل ----- لخت جگر ----- نور نظر حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو رضائے الٰہی کی خاطر خود اپنے ہاتھوں ذبح کر رہے ہیں۔ یہ خواب دیکھنا ہی تھا کہ چشم فطرت نے پھر محبت کی عظیم داستان رقم ہوتے دیکھی کہ باپ ----- دنیا کی شفیق ترین ہستی اپنے فرزند ارجمند کے گلوئے نرم و نازک پر خنجر آبدار چلا رہا ہے۔ ایک طرف محبت الٰہی کی لذت و چاشنی کی مستی و سرشاری کی معراج نظر آتی ہے تو دوسری جانب تعمیل ارشاد ----- اطاعت شعاری ----- فرماں برداری بھی نقطہ عروج پر ہے۔

پسر خلیل سے سیکھ ادا جو ہو ذبح ہونے کی آرزو
کہ چھری کے رکے تو رکے مگر نہ سرکنے پائے گلہ تیرا

☆ خالق کائنات اس منظر عشق و مستی اور مظہر تعمیل و اطاعت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امت مسلمہ کے صاحب استطاعت افراد پر واجب کر دیتا ہے تاکہ یہ سنت ابراہیمی ہمیشہ کے لئے زندہ تابندہ ہو جائے۔

☆ اس سنت ابراہیمی کو قرآن و سنت نے قربان ----- نسک ----- نحر اور اضحیہ کے

ناموں سے تعبیر کیا ہے۔ اس عمل خیر کی اہمیت ----- افادیت ----- فضیلت و برکت لفظ قربان سے ہی اظہر من الشمس ہے۔ قربان فعلان کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ انتہائی قرب تو لفظ قربان بیانگ دہل کہہ رہا ہے کہ سنت ابراہیمی جب خلوص للہیت اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیئے سرانجام دی جائے۔ تو بندہ مومن کو قرب الٰہی کی منزل رفیع پر پہنچا دیتی ہے کیونکہ جب مسلمان اپنے خوبصورت عزیز جانور کے گلے پر اپنے ہاتھ سے اللہ کا نام لے کر چھری پھیر دیتا ہے تو وہ عملی طور عہد کرتا ہے کہ اے رب العالمین میں تجھ سے عہد کرتا ہوں' تیری راہ میں گر مجھے مال و منال ----- جاہ و جلال ----- عزت و آبرو بلکہ اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو ہرگز دریغ نہ کروں گا۔ یہ ہی فلسفہ ہے قربانی کا وگرنہ فرمان خداوندی ہے کہ تمہارے جانوروں کا گوشت اور خون اللہ کے پاس نہیں پہنچتا اس کی بارگاہ عظمیٰ میں تو دلوں کا تقوی پہنچتا ہے۔

مسائل

☆ عید والے دن سب سے پہلا کام عید کی نماز ادا کرنا ہے۔ اس کے بعد قربانی کی جائے۔ اگر قربانی نماز سے پہلے کر دی گئی ہو تو قربانی شمار نہیں ہو گی البتہ اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔ میرے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قربانی کی دن خون بہانے سے بڑھ کر کوئی عمل بارگاہ الوہیت میں پسندیدہ نہیں ہے۔ قیامت کے روز یہ (قربانیاں) اپنے سینگوں' بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوں گی اور قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے قبل اللہ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے۔ (ابن ماجہ ترمذی)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اپنی قربانی کی طرف جاؤ اور اسے حاضر کرو۔ بے شک اس کے گرنے والے خون کے پہلے قطرہ سے ہی آپ کی گذشتہ خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ ہم اہل بیت کے لیئے ہی خاص ہے یا ہمارے لیئے بھی اور دوسرے مسلمانوں کے لیئے بھی ہے۔ فرمایا ہمارے لیئے بھی ہے اور دوسرے

مسلمانوں کے لیئے بھی۔ (الترغیب والترہیب)

☆ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ راحت جاں ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔ جس نے اخلاص اور حصول ثواب کی نیت سے خوشدلی سے قربانی کی اس کے لیئے وہ دوزخ سے حجاب بن جائے گی۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس نے طاقت و استطاعت کے باوجود قربانی نہ کی وہ ہماری عید گاہوں کے قریب نہ آئے۔

☆ قربانی ہر صاحب نصاب' بالغ' مالدار' اور مقیم پر واجب ہے۔ خواہ مال پر سال نہ گذرا ہو۔ مسافر اور نابالغ بچوں پر قربانی واجب نہیں۔

☆ قربانی کے جانور کی کھال فروخت کر کے اس کی رقم صدقہ کر دی جائے تو جائز ہے۔

☆ عید قربان کے پہلے عشرے کے آتے ہی قربانی کا ارادہ رکھنے والے نہ بال منڈوائیں نہ ترشوائیں اور نہ ناخن کٹوائیں۔ یہ سب کچھ قربانی کرنے کے بعد کریں۔

☆ منع فرمایا گیا ہے اس جانور کی قربانی سے جس کے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے ہوئے ہوں۔

☆ چار جانور قربانی کے لائق نہیں۔ (۱) لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہو اور چل نہ سکے (۲) کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو (۳) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ (۴) دبلا' جس کی ہڈیاں میں گودا نہ ہو۔

☆ محبوب کریم ﷺ نے حکم دیا ہے جس جانور کو ہم قربان کریں' اس کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں کہ ان میں کوئی خرابی نہ ہو اور یہ بھی حکم دیا ہے کہ ہم اس کو ذبح نہ کریں جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچھلی طرف سے اور نہ اس کو کہ جس کا کان پھٹا ہو لمبائی میں یا گولائی میں۔

☆ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ ذبح کرو سنہ کو (یعنی اس اونٹ کو جو پانچ برس کا ہو چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو) اگر سنہ مشکل ملتا ہو تو ذبح کرو دنبہ یا بھیڑ کے جذع کو (یعنی ایک سال سے زیادہ عمر والے کو)

☆ محبوب کائنات ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جذع یعنی دنبہ یا بھیڑ جو چھ (٦) ماہ سے زیادہ کا قربانی کے لیئے اس طرح کافی ہے جس طرح سال بھر زیادہ کا۔

☆ راحت جاں ﷺ نے فرمایا: قربانی کا خون اس سے پہلے کہ زمین پر گرے خدا کے

ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ پس تم قربانی کر کے اپنے دلوں کو خوش کرو۔

☆ روایت ہے کہ راحت جاں ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: قربانی کے جانور کے پاس کھڑی رہو۔ اس لیئے کہ قربانی کے جانور کی گردن سے جب خون کا پہلا قطرہ گرے گا تو اس کے عوض تمہارے سارے گناہ معاف کر دئے جائیں گے اور اس وقت یہ پڑھو۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین۔

"میری نماز' عبادت' زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لیئے ہے جو ساری مخلوق کا پالنے والا ہے۔"

☆ محبوب کریم ﷺ نے دو دنبوں کو ذبح کے لیئے قبلہ رخ کیا اور فرمایا:

☆ "میں متوجہ کرتا ہوں اپنے آپ کو اس ذات کی طرف' جس نے پیدا کیا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو اس حال میں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں' ہاں ان ابراہیم علیہا السلام کے دین پر جو توحید کو ماننے والے تھے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور میری نماز اور میری قربانی اور تمام عبادتیں اور میری زندگی و موت صرف خدا ہی کے لیئے ہے جو دونوں جہان کا پروردگار ہے' کوئی اس کا شریک نہیں۔ مجھ کو اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عطا کی ہوئی ہے اور تیری ہی خوشنودی کے لیئے ہے تو اس کو محمد ﷺ اور میری امت کی طرف سے قبول فرما۔ ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بڑا ہے" اس کے بعد ذبح کیا۔

☆ ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دعا پڑھنے کے بعد آپ ﷺ نے دنبوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا' اور کہا کہ خدا کے نام پر اور خدا بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! قبول کر تو اس کو میری جانب سے اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

☆ قربانی ہر صاحب نصاب مقیم آزاد مسلمان پر واجب ہے۔ قربانی کا نصاب وہی ہے جو فطرانہ کا ہے یعنی ساڑھے ساتھ تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا انکی مالیت کا سال' اس پر سامان گزرنا ہرگز ضروری نہیں اگر کوئی مسلمان قربانی کے دنوں میں سے کسی دن اسقدر مالیت کا مالک ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

☆ قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں۔ نر اور مادہ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب

کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے۔ بھیڑ اور دنبہ ' بکری میں داخل ہیں۔

☆ اونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال ' گائے کی دو سال اور بکری کی ایک سال ہونی چاہیئے اس سے اگر کم ہو تو قربانی جائز نہ ہو گی۔ عمر اگر زیادہ ہو تو افضل ہے لیکن دنبہ اور بھیڑ کا بچہ چھ ماہ کا جو دور سے دیکھنے سے سال بھر کا معلوم ہوتا ہے وہ بھی جائز ہے۔

☆ قربانی کے جانور کو عیب سے پاک ہونا چاہیے۔ سینگ اگر پیدائشی نہ ہوں تو قربانی جائز ہے لیکن اگر ہوں اور مینگ تک ٹوٹ جائیں تو ناجائز۔ اندھے اور جس جانور کی دم ' کان یا چکی تیسرے حصہ سے زیادہ کٹی ہو ' ناجائز ہے۔ جس کے دانت نہ ہوں یا تھن کٹے ہوئے ہیں یا خشک ہو چکے ہوں وہ بھی ناجائز ہیں۔ بکری وغیرہ کا ایک تھن خشک ہونا اور گائے وغیرہ کے دو تھن خشک ہو ' ناجائز ہونے کے لیئے کافی ہیں اس طرح جس جانور کا ناک کٹا ہو یا علاج کے ذریعہ دودھ خشک کر دیا گیا ہو یا نر اور مادہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو یا صرف گندگی یا غلاظت پر گذارا کرتا ہو یا اس قدر لنگڑا ہو یا کمزور کہ قربان گاہ تک چل کہ نہ جا سکے۔ سب ناجائز ہیں۔

☆ گائے اور اونٹ میں سات قربانیاں ہیں لیکن شرکاء کے لیئے ضروری ہے کہ سب کی نیت تقرب ہو۔ کس کا گوشت حاصل کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً" بعض کی نیت قربانی کی اور بعض کی عقیقہ ہو تو جائز ہے۔ ساتواں حصہ سے کسی شریک کا کم نہ ہونا چاہیئے اگر ایسا ہو تو کسی کی بھی قربانی نہ ہو گی۔

☆ قربانی کا وقت دسویں ذوالحجہ طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن اور دو راتیں ' ان راتوں میں بھی قربانی ہو سکتی ہے لیکن رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے پہلا دن سب سے افضل ہے پھر دوسرا دن پھر تیسرا دن۔ شہر میں نماز عید سے قبل قربانی ناجائز ہے لیکن وہ دیہات جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی وہاں طلوع صبح صادق سے قربانی جائز ہے۔

☆ قربانی کا جانور بھوکا اور پیاسا نہ ذبح کرنا چاہیئے اور ایک دوسرے کے سامنے بھی ذبح نہ کرنا چاہیئے اور جانور کے سامنے چھری بھی تیز نہ کرنی چاہیئے۔

☆ قربانی کرتے وقت جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف [illegible] دایاں قدم پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیں۔ ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

انی وجهت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین قل ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العلمین و بذلک امرت و انا من المسلمین اللھم لک ومنک بسم الله الله اکبر

☆ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللھم تقبل منا کما تقبلت من خلیلک ابراہیم علیہ السلام وحبیبک محمد صلی الله علیہ وسلم اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم از کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ کاٹیں کہ یہ بے وجہ تکلیف ہے جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں۔

☆ مشترک جانور ہو تو تخمینہ سے کام نہ چلائیں بلکہ وزن سے گوشت تقسیم کریں۔ پھر گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک حصہ فقراء پر تصرف کریں۔ ایک حصہ دوست و احباب کے ہاں ارسال کر دیں اور ایک حصہ خود استعمال کریں اگر گھر کے افراد زیادہ ہوں تو کل گوشت بھی گھر رکھا جا سکتا ہے۔ قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لایا جا سکتا ہے اور کسی بھی نیک عمل میں بغیر کسی تخصیص و تعین کے استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن بطور اجرت کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔

☆ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سنت کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خیر و برکت سے تمام امت محمدی کو مالا مال فرمادے۔

☆ ہمارے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کی معافی عطا فرمائے اور اسلام کو سربلندی نصیب فرمائے اور مسلمانان عالم میں اللہ کے دین کی خاطر اتحاد ہو۔ (آمین ثم آمین)

بجاہ سید المرسلین طہ و یسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیدوار شفاعت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناچیز محمد زمان خان چشتی سیالوی

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا   ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ ' عارفانہ ' عاشقانہ چند تحریریں

معجزات محبوب ﷺ	اسلاف کا جذبہ ایثار	وسیلتنا فی الدارین
عشق کی باتیں	اسلاف کا اخلاق	وبالوالدین احسنا
عشق است امام من	اسلاف کا شوق علم	بخشش کے بہانے
حقیقت انساں	شمس الضحیٰ	عاشقانہ تقریریں
دیوان عشق	صاحب الجود والکرم	عشق خیر الوریٰ ﷺ
راحت جاں ﷺ	اسلام میں دل جوئی کا مقام	پیام محبت
پیکر حسن و جمال	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں	وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے
پیکر جمال و کمال	کیا حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے؟	اہل دل
نور الہدیٰ	جب بھی مانگو حضور ﷺ کے وسیلہ سے مانگو	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
عجب چیز ہے لذت آشنائی	وسیلہ محبوب ﷺ	تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں

ادارہ نجم الہدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ
بٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد